(2)

(جاری ہے)

مریم اور سونیا نام کی دو ماڈل گرلز ہیں۔ ایک عورت جو بے نظیر بھٹو کے ساتھ کھانا کھاتی تھی فرانس آ جا رہی ہے، لوگوں کو بتاتے ہوئے اس کا میاں فخر محسوس کرتا ہے۔ حویلی میں ماڈل ٹاؤن کی رہنے والی ایک ماڈل گرل مریم ہے جس کے ساتھ یوسف صلاح الدین شادی کرنا چاہتا ہے۔ میں یہ صورت حال پہلے دیکھ رہی تھی۔ 95ء تک روتی رہی، پیٹتی رہی۔ 96ء میں میں نے یوسف سے صاف صاف کہا کہ اب مجھے بھی کوئی رکاوٹ نہیں۔ میں بھی جس کے ساتھ چاہوں جاؤں، جو جی چاہے کروں۔ میں نے کہا شاید اس دھمکی سے میرا شوہر سدھر جائے۔ آج مجھے افسوس ان لڑکیوں کا ہے جو خراب ہو رہی ہیں۔ ساری لڑکیاں تین بجے یوسف کے گھر اکٹھی ہوتی ہیں۔ دو گاڑیوں اور ایک پجارو میں بیٹھ کر وہ لوگ جمنازیم چلے جاتے ہیں۔ پجارو میں لڑکیاں بھری ہوتی ہیں اور یوسف درمیان میں ہوتا ہے۔ ایکسرسائز اور سوئمنگ پول پر ایک لڑکی تولیہ پکڑے کھڑی ہوتی ہے، ایک پسینہ پونچھ رہی ہوتی ہے۔ یوسف صلاح الدین ہیرا منڈی سے نہیں مڈل کلاس کی لڑکیوں سے دوستی کا شوقین ہے۔ اس کی یہ کوشش ہے کہ اب ہیرا منڈی سے نہیں مڈل کلاس سے طوائف بنانی چاہیئے۔ انبساط نے کہا کہ یوسف صلاح الدین نے مجھے کہا تھا کہ 27 نوکروں اور چار نوکرانیوں، گاڑی، ائر کنڈیشنڈ گھر اور دیگر سہولتوں کے بغیر تم مر جاؤ گی۔ اس نے یہ سب کچھ اس لئے کہا کہ یہ اب سب جلے گی لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ میں کون ہوں اور میں کیا چیز ہوں۔ کسی سے عشق ہو جانا اور بات ہے کسی کا پیسہ کھا جانا اور بات۔ میاں یوسف صلاح الدین نے مجھے کبھی کچھ نہ دیا، ستم ہی ایسا تھا کہ جو لینا ہے دکان سے لے لو۔ سفید کرتہ پہنو، سفید شلوار قمیض پہنو، سونا، ڈائمنڈ وغیرہ تو یوسف کو پسند ہی نہیں۔ میں سردیوں میں ملیشیا پہنتی تھی۔ سات سال تک یہی میرا لباس رہا۔ تصاویر اٹھا کر دیکھ لیں کبھی بہار سہیلیوں، یا رشتہ داروں کے دیئے ہوئے کپڑے پہن لیتی ورنہ میرے ہاتھ پر انہوں نے کبھی خریداری کے لئے پیسہ نہ رکھا۔ اب یوسف لڑکیاں کے لئے سونا خریدتا ہے، اسے تو سونا پسند ہی نہ تھا، پہلے جب ہمارے تعلقات کشیدہ ہوئے تو محترمہ بے نظیر بھٹو نے یوسف کو بلایا اور کہا تم بڑے بدقسمت آدمی ہو۔ انبساط کو نہ چھوڑنا ورنہ سیاسی، سماجی طور پر تباہ ہو جاؤ گے۔

اس کے علاوہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مجھ سے کبھی میری ذات کے حوالے سے بات نہ کی۔ ایک بار کہا کہ تم بڑی افسردہ نظر آ رہی ہو۔ میں نے کہا Given bear Ba اور پھر محترمہ نے مجھے smile دی اور میں خوش نظر آنے لگی۔ انبساط مطلوب الرحمن نے کہا کہ انتقام کسی بھی سطح کا ہو اس میں انسان خود تباہ ہو جاتا ہے کیونکہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا انتقام کی نذر ہو جاتا ہے دوسرا جب چاہتا ہے کہ آپ کو ٹھنڈے مار کے نکالا جائے پھر آپ کو مزید ٹھنڈے پڑیں تو آپ کا کام ہے کہ مزید ٹھنڈے آپ نہ کھائیں، یہ نام نہاد امیر زادے پہلے عورت کو ذلیل کرتے ہیں اور جب عورت غلط ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ پہلے ہی غلط تھی۔ انبساط نے کہا کہ مڈل کلاس کی لڑکیوں کے لئے میرا پیغام ہے کہ اپنے ہاتھوں سے جتنا بنا سکو بنا لو کبھی اپر کلاس کی چمک دمک پر نہ جانا۔ آصف علی زرداری سیکس سکینڈل کے حوالے سے انبساط نے کہا ریما وغیرہ کہتی ہیں کہ ہم پاک صاف ہیں، میری شادی سے قبل یہی ریما دولت والوں کے لئے اتنی آسانی سے دستیاب تھی کہ یوسف صلاح الدین کی حویلی میں عمران خان اور یوسف کے دیگر دوستوں کی موجودگی میں دو دن تک مسلسل رقص کرتی رہی تھی اور اس دوران صرف ایک گانا "جانے کہاں دل کھو گیا" بجتا رہا۔ پھر 90ء سے 93ء تک ان ساری اداکاراؤں کے ریٹ بڑھتے گئے پھر ان کے ریٹ گرنے لگے۔ پیپلز پارٹی حکومت برسر اقتدار آنے تک یہ با آسانی دستیاب اور انتہائی ٹرینڈ ہو چکی تھیں۔

یوسف اولاد پیدا کرنے کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے میری خواہش کے برعکس چار بار میرا اسقاط حمل کروایا۔ ایک بار جڑواں لڑکے تھے مگر انہوں نے اسقاط کروا دیا۔ انبساط نے بتایا کہ میاں یوسف کو اپنی پہلی بیوی سے طلاق کے بعد بھی محبت رہی، افسوسناک بات یہ ہے کہ ان کے اپنی پہلی بیوی سے بعد میں بھی ناجائز مراسم رہے جن کا انکشاف مجھ پر اچانک ہوا۔ جب ایک دن میں نے یوسف کو موبائل پر فون کیا تو ڈرائیور نے اٹھایا۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا تو اس نے ٹال مٹول کی، جب ذرا سختی سے پوچھا تو اس نے کہ ہم مال روڈ پر ایک گھر میں ہیں، میں نے پوچھا تو تم اقبال ٹکا کے گھر ہو جس پر اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے صحافی بن کر اس کے بیڈ روم کے فون پر فون کیا تو اس کی پہلی بیوی نے فون اٹھایا۔ میں نے اس سے کہا میاں صاحب سے ملا دیں جس پر یوسف نے فورا فون اٹینڈ کیا اور میری آواز سن کر گھبرا گئے۔ اس واقعے کے بعد ہمارے تعلقات کشیدہ رہنے لگے۔ عمران نے میرے گھر کو فحاشی کا اڈہ بنا رکھا تھا جسے میں برداشت نہیں کر سکتی، میری طلاق سے چند روز قبل عمران نے اپنے دوستوں کی محفل میں کہا تھا کہ اس انبساط کا جتنا فائدہ اٹھانا ہے اٹھا لو چند روز کی مہمان ہے، واقعی چند روز بعد مجھے طلاق ہو گئی۔ میرے والد کا خیال ہے کہ یوسف کے ساتھ شادی سے ان کے خاندان کی بدنامی ہوئی ہے اور ان کی یہ بات سچ ثابت ہوئی ہے۔

شادی کے فوراً بعد جب مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ تو عیاشیوں کا ٹولہ ہے۔ میری عمر عمران خان سے چونکہ کافی کم تھی اس لئے میں انہیں چاچو کہتی تھی اور دوسری وجہ انہیں چاچو کہنے کی یہ بھی تھی کہ میں عمران کی نظروں کو پہچان گئی تھی۔ عمران کو مفت خوری کی عادت ہے اور دوسرے کے پیسے سے عیاشی کرنا یہ اپنا حق سمجھتا ہے۔ میرے گھر پر عملاً عمران خان کا قبضہ تھا۔ جس گھر میں میرا ولیمہ ہوا تھا وہاں عمران خان اپنے دوستوں کے کھانے کرتا تھا۔ طوائفوں سے مجرا کرواتا تھا۔ ہر رات لڑکیاں لیکر میرے گھر آ جاتا۔ نوکروں سے کہتا کہ یہ بستر لگا دو اور یہاں کھانا لگا دو، کوئی حساس اور شریف عورت اپنے گھر کے تقدس کی ایسی پامالی برداشت نہیں کر سکتی اور نہ ہی میرے سے یہ برداشت ہوتا تھا۔ اپنی عزت کی فکر رہتی تھی کہ محلے والے میرے بارے میں کیا سوچتے ہوں گے انہیں کیا پتہ کہ میں ان آوارہ لوگوں کے ساتھ بیٹھی ہوں یا اپنے کمرے میں ہوں۔ لیکن جب میں اس کی شکایت یوسف صاحب سے کرتی وہ کہتے بکواس بند کرو۔

عمران سے پوچھیں کہ اس کے سسرال والے جب پاکستان آئے تھے اور شراب نوشی کے لئے ہمارے گھر آتے تو یہ سارا پروگرام خفیہ کیوں رکھا جاتا تھا، جس دن زمان پارک میں نصرت فتح علی خان کی قوالی تھی اس کے بعد ہمارے گھر میں جو پارٹی رکھی گئی تھی اس میں ایسی کیا بات تھی کہ صحافیوں کو گھر میں گھسنے نہیں دیا گیا۔ اب عمران مکر جائے کہ کرسٹینا بیکر نہیں تھی، سیتا وائٹ نہیں تھی یا پاکستان میں اس کے لڑکیوں کے ساتھ تعلقات نہیں ہیں لیکن میں اس کی تمام آوارگیوں کی چشم دید گواہ ہوں۔ میں اس وقت عوام میں نہیں بولی، خاموش رہی تو اپنا گھر بچانے کے لئے جسے پھر بھی اس نے تباہ کر دیا تو اب میں اس کا پردہ کس لئے رکھوں۔ میں طلاق کے بعد پانچ چھ ماہ بالکل خاموش رہی وہ بھی اس لئے کہ یوسف صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے لیکن عمران اور یوسف صاحب نے اس کا غلط مطلب سمجھ کر اپنی ٹھوکروں پر رکھ لیا۔

طوائفیں ہمارے طبقے کی سب سے مظلوم مخلوق ہیں جو اپنی مرضی سے اس گند میں پیدا نہیں ہوتیں۔ لیکن وہاں رہنے والی اپنے وجود پر شرمندہ ہوتی ہیں اور جو وہاں سے نکلتی ہیں وہاں سے تعلق کا اعتراف نہیں کرتیں۔ اب ریما وہاں سے اپنے تعلق کو بے شک تسلیم نہ کرے لیکن ایک دنیا اس حقیقت سے واقف ہے اس لئے میں نے ریڈ لائٹ ایریا میں ایک ادارہ بنانے کا سوچا ہے اس مقصد کے لئے میں نے ایک گھر بھی وہاں دیکھا ہے لیکن ابھی تک کوئی سپانسر نہ ملنے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کر سکی۔ پروگرام یہ ہے کہ پہلی منزل پر سارے طبلہ نوازوں اور ہارمونیم والوں کو یہ آلات بنانے پر لگا دیا جائے، دوسری منزل پر موسیقی کی شامیں منائی جائیں اور تیسری منزل پر سیاحوں کے لئے ہوٹل بنایا جائے۔ یہاں سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی ان طوائفوں کو دی جائے جو زیادہ عمر کی وجہ سے اپنے کام کے قابل نہیں رہیں لیکن ابھی یہ صرف منصوبہ ہی ہے سپانسر مل گیا تو اس پر عمل درآمد ہو گا۔

خلوت میں بھی جو ممنوع تھی وہ جلوت میں جسارت ہونے لگی